آج کی مشہور

بدعات ومنکرات کا بیان

www.KitaboSunnat.com

از

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

ترجمانی

صفی احمد مدنی

مکتبہ سلفیہ، حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

آج کی مشہور

بدعات و منکرات کا بیان

از

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ
بن باز علیہ الرحمہ

ترجمانی

صفی احمد مدنیؔ

مکتبہ سلفیہ ۔ حیدرآباد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف : فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ
ترجمانی : صفی احمد مدنی
اشاعت سوم : دو ہزار (مئی ۲۰۱۱ء)

موضوعاتِ کتاب

عنوانات | صفحہ نمبر

عنوانات	صفحہ نمبر
۱) محفلِ میلاد کا حکم	۱
۲) شب معراج منانے کا حکم	۹
۳) شب برأت کا حکم	۱۳
۴) من گھڑت وصیت	۲۱
۵) تصویر کا شرعی حکم	۳۰

: ملنے کے پتہ :

۱۔ صفی احمد مدنی، مسجد محبوبیہ، چنچل گوڑہ، حیدرآباد
۲۔ دفتر صوبائی جمعیت اہل حدیث، آندھراپردیش
۳۔ مکتبہ الاثر اسلامک سنٹر پرانی حویلی' حیدرآباد۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

عرضِ مترجم

الحمد لله رب العالمين والصّلوة والسلام علی
رسوله محمد وعلی اله وصحبه اجمعین ومن اتبعهم
باحسان الی یوم الدین ۔ اما بعد !

یہ مختصر سا کتابچہ جو آپ کے سامنے ہے، سعودی عرب کے مشہور عالمِ دین فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ وتولاہ کے چار فتوؤں پر مشتمل ہے۔ حضرت شیخ کی ذات محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ آپ کے علمی ودعوتی خدمات سے سارا عالم واقف ہے۔ بے شمار کتابچوں کے علاوہ ''فتح الباری'' پر آپ کا حاشیہ علمی کارنامہ ہے۔ ان چار فتوؤں میں حضرت شیخ نے موجودہ دور میں شہرت یافتہ بدعتوں پر روشنی ڈالی ہے۔ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے نور سے بدعات کی تاریکیوں کو پاش پاش کر دیا ہے۔ بدعت تاریکی ہے اور سنت روشنی ہے ۔انبیاء کرام کی سنتیں ہمیشہ انسانوں کو بدعتوں کی تاریکیوں سے نکالتی رہی ہیں۔ اللہ عز وجل نے کیا خوب ارشاد فرمایا ہے:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

(البقرة : ٢٥٧)

ترجمہ: اللہ ایمان والوں کا حامی و مددگار ہے۔ وہ ان کو تاریکیوں سے روشنی میں نکال لاتا ہے۔ اور جو لوگ کفر کئے ان کے حامی و مددگار طاغوت ہیں۔ وہ ان کو روشنی سے تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں، یہ آگ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھی ہیں۔ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے"۔ تاریکیاں طرح طرح کی ہیں۔ کفر کی تاریکی، شرک کی تاریکی، بدعت کی تاریکی، جہالت کی تاریکی اور گناہوں کی تاریکی' جبکہ روشنی ایک ہی ہے اور وہ ہے ایمان کی روشنی۔ جب ایمان کی روشنی دل میں داخل ہو جاتی ہے تو ساری تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں۔ ایمان کی روشنی جتنی طاقتور ہوتی ہے، اتنا ہی زیادہ مومن حق اور ہدایت پر ہوتا ہے۔

بدعات کا ارتکاب ایمان کی کمی پر دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل شریعت عطا فرمائی ہے اور صرف آپ ہی کی اتباع کا حکم دیا ہے اور دیگر راہوں سے بچنے و دور رہنے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد ہوا:

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔(الانعام:۱۵۳)

ترجمہ: "یہی میرا سیدھا راستہ ہے۔ پس تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو، وہ تم کو اس کی راہ سے ہٹا کر پراگندہ کر دیں گے۔ یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے لئے کی گئی ہے۔ شاید تم گمراہی سے بچ جاؤ"۔

صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کی پیروی ہی کا حکم ہے اور اسی میں ہدایت ہے۔ اسی لئے سلفِ صالحین کہا کرتے تھے کہ ساری بھلائی اتباع میں ہے اور تمام پریشانیاں بدعات میں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار فرمایا کرتے تھے کہ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے ۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بدعات کے متعلق نہایت حساس تھے۔ فوراً اس کا ازالہ فرماتے تھے۔ اس لئے وہ سوسائٹی بڑی خیر و برکت والی تھی۔ اس کے برخلاف آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسلم معاشرہ بدعات کے نرغے میں ہے اور کسی کو ہوش نہیں ہے۔ عامۃ المسلمین اور غیر مسلم دونوں ایسی چیزوں کو دین سمجھ رہے ہیں جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں کی طرف سے حکومت سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ بدعتی تہواروں میں عام تعطیل دے۔ اور یہ سب اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ یعنی ہم دوہرے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ "وادع الی سبیل ربك" کی خلاف ورزی کے اور دین کو مسخ کرنے کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض دین پسند حضرات نے اس مسئلہ کا عجیب وغریب حل نکالا ہے۔ وہ یہ کہ ان راتوں میں جلسہ واجتماعات کا انعقاد کرتے ہیں۔ اور اس میں سیرت رسولؐ وغیرہ کے بیان میں زورِ خطابت دکھاتے ہیں اور صرف اصل مسئلہ کا بیان نہیں ہوتا ہے اور وہ ہے بدعات پر نکیر۔ اور ان راتوں کے اہتمام کا شرعی حکم، ان کی دلیل یہ ہے کہ لوگ تو ان راتوں میں ضرور جاگیں گے، کیوں نہ ہم ان کو دین کی بات بتلائیں۔ اور دیگر ایام میں عامۃ الناس اتنی کثرت سے جمع نہیں ہوتے ہیں۔ دراصل یہ ان حضرات کی غلط فہمی ہے کہ کسی کی نادانی سے فائدہ اٹھایا جائے۔ پہلا فرض تو شرعی مسئلہ کا بیان کرنا ہے تاکہ لوگ دین وسنت سے آگاہ ہوجائیں۔ اور پھر دیگر ایام میں دعوت کی کوشش کرتے رہنا ہے۔ بدعات سے آگاہ کرنے کے بجائے ہم خود اس میں ملوث ہوجائیں تو مجھے خوف ہے کہ کہیں ہم اس حکم الٰہی کے تحت نہ آجائیں: "اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ (البقرۃ: ۱۵۹)۔

ترجمہ: جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں حالانکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کیلئے بیان کرچکے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔ اللہ کے غضب سے اللہ کی پناہ۔

آج ہمیں ساری طاقتوں وصلاحیتوں کے ساتھ بدعات کا مقابلہ کرنا ہے تاکہ دینِ حق واضح ہوجائے۔ اصل دین ہی میں خیر وبرکت ہے۔ دنیا وآخرت کی کامیابی ہے۔ یہ اسی سلسلہ کی ایک کوشش ہے۔ شیخ ابنِ باز حفظہ اللہ نے بڑے ہی اچھے انداز میں ترکِ بدعات کی دعوت دی ہے۔ آپ کی اس کوشش کی مخالفت دو ہی اشخاص کرسکتے ہیں یا تو جاہل، جس کو دین کے احکام کی کچھ خبر نہیں ہے۔ یا گمراہ کرنے والا، جس کے دل پر مہر لگ چکی ہو۔ اور جو حق جاننے کے بعد خود گمراہ رہنا چاہتا ہے۔ اور لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ ان کا کوئی علاج نہیں ہے، سوائے جہنم کی آگ کے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سے دعا ہے کہ اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور اس میں برکت دے۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ساری طاقتیں وقوتیں اسی کی دی ہوئی ہیں۔ لاکھوں درود وسلام ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کے خاندان والوں پر اور آپ ﷺ کے ساتھیوں پر۔

صفی احمد مدنی

اکٹوبر ۱۹۹۱ء حیدرآباد

دیباچہ

(طبع سوم)

شیخ بن باز حفظہ اللہ کے چار فتوؤں پر مشتمل کتابچہ آج سے تقریباً تین سال قبل شائع کیا گیا تھا۔ الحمدللہ کافی فائدہ ہوا۔ اب دوبارہ مزید ایک فتوے کے اضافے کیساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس کو ذخیرۂ آخرت بنادے اور مسلمانوں کو بدعات ومنکرات سے بچالے۔ آمین۔

وصلی اللہ علی النبی وسلم

صفی احمد مدنی

حیدرآباد

ملاحظہ

الحمدللہ گذشتہ سالوں میں اس کتاب کے متعدد ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ شیخ بن باز رحمہ اللہ وغفرلہ کی تحریر میں سلفِ صالح کے منہج کی مثال ہے اور ان کے فہم وعلم کو واضح کرتی ہے۔ اور ہر طبقہ کے لئے یکساں ہیں۔

شیخ احمد بن محمد البوعینین الدوحہ قطر کے خرچ پر یہ ایڈیشن شائع کیا جارہا ہے اور بلا قیمت تقسیم کیا جارہا ہے۔ اللہ عزوجل مؤلف' مترجم اور ناشر پر رحم فرمائے اور اسکے عظیم کرم سے نوازے۔ آمین۔

صفی احمد مدنی

ستمبر ۲۰۱۱ء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفلِ میلاد کا حکم

الحمد للہ والصلوة والسلام علی رسول اللہ

وعلی الہ وصحبہ ومن اھتدی بھداہ ۔ اما بعد !

محفلِ میلاد کے متعلق مجھ سے اکثر پوچھا جاتا ہے کہ شرعاً محفلِ میلادالنبیؐ کا کیا حکم ہے، دورانِ محفل قیام و سلام پڑھنا از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں؟

جواب یہ ہے کہ محفلِ میلاد منعقد کرنا اور عید میلادالنبیؐ منانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ سب چیزیں بدعت ہیں ۔ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور نہ آپؐ کے خلفاء راشدین نے اور نہ کسی صحابی نے۔ تابعین کرام سے بھی یہ چیزیں ثابت نہیں ہیں۔ حالانکہ وہ لوگ سنتِ رسولؐ کو سب سے زیادہ جاننے والے اور آپؐ کی محبت میں سب سے زیادہ مکمل تھے۔ اور بعد کے لوگوں سے زیادہ شریعت کی پیروی کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو ہمارے دین میں ایسی چیز ایجاد کرے جو ہم سے ثابت نہیں ہے تو وہ قابل رد ہے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میری سنت کو لازم پکڑ لینا اور میرے بعد آنے والے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو بھی۔ تم اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لو۔ اور (دین میں) نئی چیزوں سے بچو۔ اس لئے کہ ہر نئی چیز بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔ (ابوداؤد، ترمذی)

ان دونوں حدیثوں میں بدعات ایجاد کرنے اور ان پر عمل کرنے سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی واضح کتاب میں اعلان کر دیا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (الحشر: ۷)

اور جو تم کو رسول دیں تو اسکو قبول کرلو اور جس سے تم کو منع کردیں تو رک جاؤ۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔

ارشاد باری ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (النور: ٦٣)

پس چاہئے کہ بچیں وہ لوگ جو آپ کے معاملہ سے مخالفت کرتے ہیں کہ وہ آزمائش میں مبتلا ہوجائیں یا انکو دردناک عذاب پہنچے۔

ارشاد ہوا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (الاحزاب ٢١)

تحقیق کہ تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے، جو اللہ کی اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو خوب یاد کرے۔

ارشاد ہوا:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(التوبة: ١٠٠)

مہاجروں میں سے آگے رہنے والے اور انصار اور وہ لوگ جو خوبی کے ساتھ ان کی پیروی کیے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے خوش ہوئے اور اللہ نے ان کیلئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے وہی عظیم الشان کامیابی ہے۔

ارشاد فرمایا :

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ: ۳)

آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔

اس مفہوم کی اور آیات ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ دین مکمل ہو چکا ہے اور کامیابی و بھلائی صرف اتباع رسول میں ہے۔ بدعتیں محض گمراہی و جہنم کی راہ ہیں۔ محفلِ میلاد منعقد کرنے یا عید میلاد ایجاد کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ:

''اللہ تعالی نے اس دین کو مکمل نہیں کیا ہے۔ ملت کیلئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کو وہ دین مکمل نہیں پہنچایا ہے جس پر عمل کرنا ہے یہاں تک کہ یہ لوگ پیدا ہوئے اور اللہ کے دین میں نئی چیزیں داخل کیں تا کہ قربتِ الٰہی حاصل ہو جائے''۔

یہ سمجھ وفہم بلا شک وشبہ خطرناک ہے۔ اللہ و رسول پر اعتراض کرنا ہے جبکہ اللہ نے دین کو مکمل کر دیا ہے اور ان پر نعمت کو تمام کر دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغامِ الٰہی کو اچھی طرح پہنچا دیا ہے۔ جنت کی طرف لے جانے والا کوئی عمل اور جہنم سے دور کرنے والی کوئی راہ باقی نہیں جس کو آپؐ نے واضح نہ کر دیا ہو۔ حدیث میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے جس نبی کو بھی بھیجا ہے، اس کے لئے ضروری تھا کہ جو کچھ وہ بھلی بات جانتے ہوں، اپنی امت کو اس کی طرف رہنمائی کریں اور جو کچھ مضر بات جانتے ہوں، اس سے اپنی امت کو ڈرائیں۔ (مسلم)

یہ بات مسلمہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام میں سب سے افضل اور آخری ہیں۔ آپ سب سے زیادہ فصیح و بلیغ خیر خواہ تھے۔ اگر میلاد کی محفلیں دین اور اللہ تعالی کے نزدیک پسندیدہ ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور امت کو بتلاتے۔ آپؐ خود اپنی زندگی میں کرتے یا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ضرور کرتے۔ جب ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تو معلوم ہوا کہ ان کا دینِ اسلام سے کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق نہیں ہے بلکہ یہ ان بدعتوں میں سے ہے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ڈرایا ہے۔ آپ جمعہ کے ہر خطبہ میں فرمایا کرتے تھے:

اما بعد ! فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا و کل محدثۃ ضلالۃ (مسلم)

بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین نمونہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے اور بدترین امور بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اسی لئے علمائے کرام نے میلاد کی محفلوں پر اعتراض کیا ہے اور مندرجہ بالا دلائل کے تحت ان میں حصہ لینے سے روکا ہے۔ کچھ حضرات نے اس شرط کے ساتھ اجازت دی ہے کہ ان محفلوں میں کوئی منکر کام نہ ہو۔ جیسے رسول اللہ صلی وسلم کی تعریف میں غلو، عورتوں و مردوں میں اختلاط، لہو و موسیقی کے آلات کا استعمال وغیرہ۔ ان لوگوں نے محفلِ میلاد کو "بدعتِ حسنہ" قرار دیا ہے۔ یہ محض غلط فہمی ہے۔ شریعت کا اصول ہے کہ جس مسئلہ میں اختلاف ہو جائے، اس کو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں حل کرنا چاہئے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا

(النساء: ۵۹)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے ذمہ داروں کی اطاعت کرو۔ اگر تم کسی معاملہ میں اختلاف کرو تو اس کو اللہ اور اسکے رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم واقعی اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔

ارشاد ہوا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللّٰهِ ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ق وَإِلَيْهِ أُنِيبُ (الشوری: ۱۰)

اور تم جس چیز میں اختلاف کرو، تو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے۔ وہ اللہ میرا پروردگار ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

ہم محفلِ میلاد کے مسئلہ کو کتاب اللہ کی روشنی میں حل کرنا چاہیں، تو وہاں ہمیں اتباعِ رسول کا حکم اور آپ کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچنے کا حکم ملتا ہے جب ہم سنتِ رسول کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نہ تو آپؐ نے میلاد کیا اور نہ اس کے کرنے کا حکم دیا اور نہ آپؐ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا ہے۔ اب یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ میلاد کرنا دین نہیں ہے بلکہ بدعت ہے۔ یہودیوں وعیسائیوں کی تقلید ہے۔ جس شخص کے پاس تھوڑی بھی بصیرت ہو، حق کی طرف رغبت ہو اور انصاف ہو تو وہ جان لے گا کہ میلاد ان بدعتوں میں سے ہے جن سے بچنے اور دور رہنے کا ہمیں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔

کسی سمجھدار کو دنیا میں میلاد کرنے والوں کی کثرت دیکھ کر دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ اس لئے کہ حق کا معیار اکثریت نہیں ہے، بلکہ قرآن واحادیثِ صحیحہ سے ثابت ہونا ہے۔ اللہ تعالی نے یہودیوں اور نصرانیوں کے متعلق فرمایا:

وَقَالُوا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا أَوْ نَصٰرٰى ط تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ط قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (البقرۃ: ۱۱۱)

اور انہوں نے کہا کہ کوئی شخص ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک کہ یہودی یا نصرانی نہ ہو۔ یہ ان کی خواہشات ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ تم واضح دلیل لاؤ اگر تم واقعی سچے ہو۔

معلوم ہوا کہ اللہ کا حکم ہی اصل دین ہے۔ اس کے علاوہ صرف خواہشات وتمنائیں ہیں، جن کا کوئی وزن نہیں ہے۔ ارشاد ہوا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ (الانعام: ١١٦)

اور اگر آپ زمین والوں میں سے اکثر کی اطاعت کریں گے تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے گمراہ کردیں گے ۔ وہ لوگ تو محض گمان کی پیروی کرتے اور وہ محض بے بنیاد اندازے لگاتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے اکثریت کی اتباع کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ اس کے پاس دلیل الٰہی نہ ہو۔

میلاد کی محفلیں بدعت ہونے کے ساتھ دیگر برائیوں سے بھی خالی نہیں رہتی ہیں۔مثلاً عورتوں کا مردوں سے اختلاط، گانوں اور موسیقی کے آلات کا استعمال اور نشہ آور چیزوں کا استعمال وغیرہ۔اور کبھی ان محفلوں میں سب سے بڑی مصیبت ولعنت بھی ہوتی ہے اور وہ شرک ہے۔رسول اللہ ﷺ ودیگر نیک لوگوں کی محبت وتعریف میں غلو، ان کو پکارنا اور ان سے مدد طلب کرنا ہے۔اور یہ عقیدہ رکھنا ہے کہ یہ لوگ غیب جانتے تھے۔اس طرح کی گمراہیاں وشرکیات میلاد النبی اور بزرگوں کی یاد منانے میں واقع ہوتی ہیں۔صحیح حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگ دین میں غلو سے بچو۔اس لئے کہ تم سے پہلے کی امتوں کو دین میں غلو نے برباد کردیا''۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگ میری تعریف میں حد سے آگے مت بڑھنا، جیسا کہ عیسائیوں نے ابنِ مریم کے متعلق کیا۔میں تو محض بندہ ہوں۔تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہنا''۔(بخاری)

انتہائی عجیب وغریب بات ہے کہ جو لوگ ان بدعتوں کی محفلوں میں دلچسپی سے شریک ہوتے ہیں اور ان بدعتوں کی زور وشور سے تائید کرتے ہیں، ان میں سے بہت سے اللہ تعالی کی فرض کردہ نمازوں سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔فرائض پر نہ تو توجہ دیتے ہیں اور نہ ہی انھیں ترکِ فرائض پر ندامت وشرم محسوس ہوتی ہے۔ درحقیقت یہ ایمان کی کمزوری اور بصیرت کی کمی ہے، گناہوں اور نافرمانیوں سے دلوں پر زنگ غالب آچکا ہے۔اللہ تعالی ہم کو اور تمام مسلمانوں کو عافیت دے۔آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میلاد کی محفلوں میں عقیدہ کی گمراہی یہ ہے کہ ان میں سے بعض یہ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس محفل میں حاضر ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ آپ کے استقبال میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ بات انتہائی جہالت و باطل ہے۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت سے قبل نہ تو اپنی قبر سے نکلیں گے اور نہ ہی کسی انسان سے تعلق رکھتے ہیں اور نہ ان کے اجتماعات میں حاضر ہوں گے۔ بلکہ آپ ؐ کا جسمِ مبارک قیامت تک قبر میں رہے گا۔ اور آپ ؐ کی روح پروردگار کے پاس عزت کے مقام پر علیین میں رہے گی۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ (المومنون ۱۵، ۱٦)

پھر تم یقیناً اس کے بعد مرنے والے ہو پھر قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی۔ اور میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا رہوں گا۔ اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی۔ (مسلم) آپ پر آپ کے پروردگار کا سب سے بہترین درود و سلام ہو۔ یہ آیت کریمہ اور حدیث شریف اور اسی معنی کی دیگر آیات و احادیث سبھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے اور صرف قیامت کے دن قبر سے نکلیں گے۔ تمام علمائے امت کے نزدیک یہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔ کسی کا اس مسئلہ میں اختلاف نہیں ہے۔ ہر مسلمان کو اس سے آگاہ رہنا چاہئے۔ تاکہ جاہلوں و اوہام پرستوں کی ایجاد کردہ بدعتوں و خرافات سے بچتا رہے۔ اللہ ہی اصل کارساز ہے۔ اسی پر بھروسہ ہے۔ اور ساری قوت و طاقت اسی کے ذریعہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا تو نیک عمل اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب: ٥٦)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر درود و سلام بھیجو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالی اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں۔ (نسائی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر وقت درود بھیجنا اچھی بات ہے اور ہر نماز کے آخری حصہ (تشہد) میں سنتِ مؤکدہ ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت نے اسے واجب قرار دیا ہے۔ اذان کے بعد جب آپ کا ذکر ہو اور جمعہ کے دن و رات میں درود پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے جیسا کہ بکثرت احادیثِ صحیحہ میں وارد ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہم اور سارے مسلمانوں کو اس کے دین کی سمجھ اور اس پر ثابت قدمی عطا فرمائے۔ تمام لوگوں کو سنت کا پابند بنائے اور بدعت سے بچائے۔ بلاشبہ وہ ذات بڑی سخی بزرگ ہے۔ اللہ کی رحمت وسلام ہو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے خاندان والوں وساتھیوں پر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبِ معراج منانے کا حکم

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ـ اما بعد !

بلا شک وشبہ شبِ معراج ، اللہ تبارک وتعالی کی عظیم نشانی ہے ۔اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر دلالت کرتی ہے اور یہ بتلاتی ہے کہ آپ اللہ تعالی کے نزدیک عظیم المرتبت ہیں ۔معراج اللہ عزوجل کی حیران کن قدرت اور اس کے علو کی دلیل ہے ۔ارشادِ باری ہوا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ (الاسراء: ۱۰)	پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندہ کو ایک رات میں مسجد حرام سے مسجدِ اقصیٰ لے گئی ۔جسکے اطراف کو ہم نے بابرکت بنادیا ہے ۔تاکہ ہم ان کو اپنی بعض نشانیاں دکھلائیں ۔ بیشک وہ خوب سننے والا بہت دیکھنے والا ہے ۔

احادیثِ متواترہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کو آسمانوں کی طرف لے جایا گیا اور آپ کیلئے ان کے دروازے کھولے گئے ۔ یہاں تک کہ آپ ساتویں آسمان پر پہنچے اور آپ ؐ نے پروردگار سے گفتگو کی ۔اور آپ کی امت پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئیں ۔اللہ سبحانہ وتعالی نے آپ پر پچاس نمازیں فرض کیا تھا ۔آپ کم کراتے رہے، یہاں تک کہ پانچ ہوگئیں ۔اوران کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر کردیا گیا کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے ۔اللہ ہی کی ذات اس کی تمام نعمتوں کی وجہ سے لائق حمد وشکر ہے ۔

یہ رات جس میں مکہ سے بیت المقدس اور آسمانی سفر ہوا، صحیح احادیث میں اس کی صراحت نہیں ہے کہ کون سی رات تھی ۔اس رات کی تعیین کے متعلق جو روایات بھی منقول ہیں، محدثین کے نزدیک وہ ثابت نہیں ہیں ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر اس رات کی تعیین ہو بھی جائے تو مسلمانوں کیلئے جائز نہیں ہے کہ اس رات کوئی مخصوص عبادت کریں یا جشن منائیں۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی نہ تو اس رات جشن منائے اور نہ انہوں نے اس رات کوئی مخصوص عبادت کی۔ اگر اس رات جشن منانا، اجتماع کرنا دینی کام ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنے عمل یا قول سے امت کو بتاتے۔ اس طرح کی کوئی چیز عہد نبوت میں کی گئی ہوتی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہم تک ضرور پہنچاتے۔ ان بزرگوں نے ہم تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وہ چیز پہنچائی جس کی امت کو ضرورت تھی۔ انہوں نے دین میں کبھی کوئی کمی نہیں بلکہ وہ تو ہر بھلائی کی طرف سب سے آگے رہے ہوتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے سب سے زیادہ خیر خواہ تھے، آپؐ نے پیغامِ الٰہی کو آخری حد تک پہنچایا اور امانت کا حق ادا کیا۔ اگر اس رات جشن منانا اور اہتمام کرنا اللہ کا حکم ہوتا تو آپؐ اس سے غفلت نہ برتتے اور نہ اس کو چھپاتے۔ جب ایسی کوئی چیز واقع نہیں ہوئی تو معلوم ہوا کہ اس رات جشن منانے و اہتمام کرنے کا اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے دین کو مکمل کر دیا اور اس پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور جو شخص دین میں کوئی نئی چیز داخل کرے، اس کی مذمت فرمائی:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ: ۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر میری نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں تکمیلِ دین کا اعلان ہوا۔ فرمایا:

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ط وَلَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ط وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (الشوریٰ: ۲۱)

کیا ان کیلئے (اللہ کے) حصہ دار ہیں۔ جنھوں نے دین میں وہ احکام داخل کئے جس کی اجازت اللہ نے نہیں دی ہے اور اگر فیصلہ کی بات نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا اور یقیناً ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدعات سے بچنے ودور رہنے کی سخت تاکید فرمائی ہے اورخوب واضح کردیا کہ بدعات گمراہی ہیں تاکہ آپ کی امت اس خطرے سے آگاہ ہوجائے اوران سے متنفر ہوجائے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ہمارے دین میں نئی چیز داخل کردے وہ مردود ہے'' (بخاری) مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ایسا کام کرے جس پر ہمارا عمل نہیں ہے، وہ قابلِ رد ہے''۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ میں فرمایا کرتے تھے: ''بہترین بات اللہ کی کتاب ہےاور بہترین ہدایت، محمد ﷺ کی ہدایت ہے۔ بدترین امور بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے'' (مسلم) عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پُراثر وعظ فرمایا، ہمارے دل تھرّ اگئے اورآنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! گویا یہ وداعی وعظ ہے، ہم کو نصیحت کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو اللہ سے ڈرنے اور (ذمہ دار کی بات) سننے واطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اگرچہ تمہارا امیر کوئی غلام ہی کیوں نہ مقرر کیا جائے۔ تم میں جو زندہ رہے گا، عنقریب وہ بہت اختلاف کو دیکھے گا، تم میری سنت اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء کی سنتوں کو لازم کرلینا۔ تم ان کو مضبوطی سے تھام لو اور دانتوں سے پکڑلو۔ نئی چیزوں سے بچنا۔ اس لئے کہ ہرنئی چیز بدعت ہےاور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ترمذی)

اس مفہوم کی اوراحادیث ہیں۔ اصحاب رسول اللہ رضی اللہ عنہم اوران کے بعد سلفِ صالحین سے بدعتوں سے دور رہنےاور بچنے کی تاکید وہدایت منقول ہے۔ محض اس لئے کہ بدعتیں دین میں اضافہ اورنئی شریعت ہیں اور یہ اللہ کے دشمنوں یہودیوں ونصرانیوں سے مشابہت ہے کہ انہوں نے دین میں اضافہ کیا اورایسی چیزیں ایجاد کرلیں جنکی اجازت اللہ تعالی نے نہیں دی تھی۔ بدعت کو ایجاد کرنے یا اس کو قبول کرنیکا مطلب دینِ اسلام میں کمی کو مان لینا اور یہ تہمت لگانا ہے کہ دین کامل نہیں ہے۔ یہ عقیدہ وفکر کا کھلا بگاڑ اور زبردست برائی ہےاور اللہ تعالی کے ابدی اعلان ''اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ'' سے راست ٹکراؤ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے امید ہے کہ حق کا متلاشی مندرجہ بالا دلائل کی روشنی میں جان لے گا کہ شبِ معراج میں خصوصی عبادات وجلسہ کرانا وغیرہ بدعت ہے۔اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔میں نے مسلمان بھائیوں کو اس بدعت سے جو بہت سارے ممالک میں پھیل چکی ہے اور دین میں داخل ہوچکی ہے، آگاہ کرنا ضروری سمجھا کیونکہ اللہ تعالی نے مسلمانوں کے ساتھ خیرخواہی کو دین قرار دیا ہے اور دینی احکام کے بیان کو فرض اور علم کے چھپانے کو حرام قرار دیا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کے احوال کو درست کردے۔اور دین کی سمجھ عطا فرمائے۔مجھے اور تمام کو توفیق دے کہ ہم حق کی مضبوطی سے تھام لیں اور اس پر جم جائیں اور جو چیز مخالفِ حق ہے اس کو چھوڑ دیں۔ بے شک وہی توفیق دینے والا اور قادر ہے۔درود وسلام اور برکتیں ہوں۔اس کے بندے ورسول اور ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور آپ کے گھر والوں وساتھیوں پر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبِ برأت کا حکم

الحمد لله الذى اكمل لنا الدين واتم علينا

النعمة والصلوة والسلام على نبيه ورسوله

محمد نبى التوبة والرحمة .

تمام تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے ہمارے لئے دین کو مکمل کیا اور ہم پر نعمت کو تمام کر دیا۔ درود وسلام ہو اس نبی ورسول محمد پر جو توبہ ورحمت کے نبی ہیں۔ اما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمادیا ہے:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ: ۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے اور میں نے تمہارے لئے دینِ اسلام کو پسند کر لیا ہے۔

ارشاد ہوا:

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَالَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ (الشوریٰ: ۲۱)

کیا ان کیلئے (اللہ کے) حصہ دار ہیں؟ جنھوں نے دین میں ان کیلئے ایسے احکام داخل کر دیئے جنکی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہمارے دین میں ایسی چیز داخل کردے جو اس میں نہیں تھی تو وہ مردود ہے (متفق علیہ) امام مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ایسا کام کرے جس پر ہمارا عمل نہیں ہے تو اس کا رد کرنا واجب ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم جمعہ کے دن فرمایا کرتے تھے: ''اما بعد! بے شک بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین نمونہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے۔ بدترین کام بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔ اس مفہوم کی آیتیں اور احادیث بہت ہیں جن سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہیکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس امت کیلئے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اس پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال اس وقت ہوا جبکہ آپ واضح طور پر دین کو پہنچا چکے تھے اور اللہ تعالی کے مقرر کردہ سارے اعمال واقوال کو آپ امت تک اچھی طرح پہنچا چکے تھے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی بتلا دیا کہ لوگ آپ کے بعد جو اقوال یا اعمال ایجاد کریں گے اور ان کو دینِ اسلام کی طرف منسوب کریں گے، یہ سب بدعت ہیں اور ان کا رد کرنا واجب ہے۔ اگر چہ بدعتی کا مقصد وارادہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو۔

اس معاملہ کو صحابہٗ رسول رضی اللہ عنہم نے پہچان لیا تھا۔ ان کے بعد علماءِ اسلام نے برابر بدعتوں پر گرفت کی اور عوام الناس کو ان سے ڈرایا۔ بعض علماء مثلاً ابن وضاح طرطوشی وابن شاشہ وغیرہم نے سنتوں کی تعظیم اور بدعتوں کی تردید میں کتابیں تصنیف کیں۔

پندرھویں شعبان کی شب کا اہتمام اور اس دن روزہ رکھنے کی بدعت بعض لوگوں نے ایجاد کر لی ہے حالانکہ اس کی کوئی مستند دلیل نہیں ہے۔ اگر چہ پندرھویں شعبان کی فضیلت میں کچھ ضعیف احادیث مروی ہیں لیکن ان سے استدلال جائز نہیں ہے۔ اس رات کی خصوصی نماز سے متعلق جو احادیث وارد ہیں، وہ سب من گھڑت ہیں۔ بہت سارے اہلِ علم نے اس کی صراحت کر دی ہے، ان میں سے بعض کا بیان ابھی آئے گا۔ شام وغیرہ کے بعض علماء سے اس رات کے اہتمام کے جواز کی کچھ روایتیں آئی ہیں لیکن جمہور علماء کا مسلک یہی ہے کہ اس رات کا اہتمام کرنا بدعت ہے اور اس رات کی فضیلت میں واردشدہ ساری احادیث ضعیف ہیں اور ان میں سے بعض من گھڑت ہیں۔ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ نے اس بات کو ''لطائف المعارف'' وغیرہ میں بیان کیا ہے۔ عبادات میں ضعیف احادیث اسی وقت قابلِ عمل ہیں جبکہ ان کی اصل صحیح حدیث سے ثابت ہو۔ اس عظیم الشان قاعدہ کو امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ پندرھویں شعبان کی شب کا اہتمام صحیح حدیث سے مروی نہیں ہے، اس لئے محض ضعیف حدیثوں پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین کرام! میں آپ کے سامنے اس مسئلہ کے متعلق اہلِ علم کی آراء بیان کرتا ہوں۔ تا کہ آپ کیلئے یہ معاملہ واضح ہو جائے۔ تمام علمائے کرام متفق ہیں کہ جس مسئلہ میں اختلاف ہو جائے اس کو اللہ عزوجل کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر رکھنا چاہئے۔ قرآن وحدیث سے جو ثابت ہو، وہی واجب الاطاعت شریعت ہے اور جو ان کے مخالف ہو، اس کو پھینک دینا واجب ہے۔ عبادت کا جو طریقہ قرآن یا حدیثِ صحیح میں نہ ہو، وہ بدعت ہے، اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔ چہ جائیکہ لوگوں کو اس کی طرف بلایا جائے اور اس کو خوشنما شکل میں پیش کیا جائے۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا (النساء: ۵۹)	اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول اللہ اور تمہارے حکام کی اطاعت کرو۔ اگر تم میں کسی چیز میں جھگڑا ہو جائے تو اللہ و رسول کی طرف رجوع کرو، اگر تم واقعی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور اچھے انجام والا ہے۔

ارشاد ہوا:

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ (الشوریٰ: ۱۰)	اور جس چیز میں اختلاف کرو تو اُس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے۔

ارشاد ہوا:

قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ویغفرلکم ذنوبکم، والله غفور رحیم (آلِ عمران: ۳۱)	آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اللہ بہت مغفرت کرنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد ہوا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(النساء: ٦٥)

پس آپ کے پروردگار کی قسم! وہ ایمان والے ہو نہیں سکتے جب تک کہ اپنے جھگڑوں میں آپ کو جج نہ بنالیں۔ پھر وہ اپنے دلوں میں آپ کے فیصلہ پر کوئی خلش نہ پائیں اور مکمل تسلیم کرلیں۔

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ اختلافی امور میں قرآن وحدیث فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اختلافِ آراء کے بعد قرآن وحدیث کو جج بنالینا اوران کے فیصلہ سے مکمل رضامندی کا اعلان ہی ایمان ہے۔ یہی ایمان کا تقاضہ ہے۔ دنیاوآخرت کی بھلائی اسی میں ہے۔ اسی سے انجام بہتر ہوگا۔ جو قرآن وحدیث کو جج نہ مانے یا قرآن وحدیث کے فیصلہ سے کسی بھی طرح کی بے اطمینانی کا اظہار کرے، وہ ہرگز مومن نہیں ہوسکتا۔ اسی مفہوم کو دیگر آیات میں بیان کیا گیا ہے۔

حافظ ابنِ رجب رحمہ اللہ ''لطائف المعارف'' میں ارشاد فرماتے ہیں: شام کے بعض تابعین خالد بن معدان، مکحول، لقمان بن عامر وغیرہ شعبان کی پندرھویں شب کی تعظیم کرتے اوراس میں خوب عبادت کرتے تھے۔ انھیں سے لوگوں میں شب برأت کی فضیلت واہمیت آئی ہے۔ بعض نے کہا کہ اس شب کی اہمیت اسرائیلی روایات ہیں۔ جب ان کی بات لوگوں میں پھیل گئی تو اختلاف ہوا۔ بعض نے ان کی بات کو قبول کرلیا۔ بصرہ وغیرہ کے زاہدوں عابدوں نے شب برأت کی اہمیت وفضیلت کو مان جبکہ حجاز کے اکثر علماء نے اس کی مخالفت کی۔ ان میں عطاء اورابن ابی ملیکہ ہیں۔ امام مالک کے ساتھیوں نے بھی اس کو بدعت کہا ہے۔

علماءِ شام میں اس رات کے جاگنے کی کیفیت میں اختلاف ہوا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ مسجد میں اجتماعی شکل میں عبادت کرنا چاہیے۔ انہی لوگوں میں خالد بن معدان لقمان بن عامر وغیرہ ہیں۔ یہ لوگ اس رات اچھے کپڑے پہنتے، عطروسرمہ لگاتے اور مسجد میں ساری رات عبادت کرتے تھے۔ اسحاق بن راہویہ نے انکی موافقت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اور کہا کہ اس رات مسجد میں اجتماعی نماز بدعت نہیں ہے۔ اس بات کو کرمانی نے "المسائل" میں نقل کیا ہے۔
علامہ شوکانی "الفوائد المجموعۃ" میں لکھتے ہیں:

"اے علی! جو شخص پندرھویں شعبان کی شب سو رکعت پڑھے گا اور ہر رکعت میں "سورہ فاتحہ" اور دس مرتبہ "قل ہو اللہ احد" پڑھے گا تو اللہ تعالی اس کی ہر ضرورت کو پورا کرے گا"۔ یہ حدیث من گھڑت ہے۔ اور اس میں نماز کا اتنا ثواب بتلایا گیا ہے کہ سمجھدار انسان کو اس کے من گھڑت ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ جاتا ہے اور اس کے راوی مجہول ہیں۔ اس حدیث کی دوسری تیسری سند بھی ہے، جو من گھڑت ہے اور اس کے تمام راوی مجہول ہیں۔

"المختصر" میں شوکانی فرماتے ہیں کہ پندرھویں شعبان کی نماز کی حدیث باطل ہے۔ ابن حبان میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "جب پندرہ شعبان ہو تو رات میں تہجد پڑھو اور دن میں روزہ رکھو" یہ روایت ضعیف ہے۔

"اللآلی" میں ہے کہ پندرھویں شعبان کی شب کی سو رکعتیں اور ہر رکعت میں دس دفعہ سورہ اخلاص جس کو دیلمی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے، من گھڑت بات ہے اور تینوں کے اسناد کے اکثر راوی مجہول ہیں اور ضعیف ہیں اور کہا کہ بارہ رکعت اور ہر رکعت میں تیس دفعہ سورہ اخلاص کی روایت من گھڑت ہے اور چودہ رکعت کی روایت بھی من گھڑت ہے۔

مندرجہ بالا روایت سے بعض فقہاء غزالی وغیرہ دھوکہ کھا گئے۔ اسی طرح بعض مفسرین سے بھی پندرھویں شعبان کی شب کی نماز مختلف تراکیب کے ساتھ مروی ہے۔ اور یہ ساری روایتیں باطل و من گھڑت ہیں۔ امام ترمذیؒ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہیکہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کی پندرھویں شب بقیع قبرستان گئے اور اس رات پروردگار نچلے آسمان پر آتا ہے۔ اور وہ قبیلہ کلب کے بکریوں کے بالوں سے زیادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعداد کی مغفرت کرتا ہے''۔ اس روایت کا سابقہ من گھڑت روایات پر کلام سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ ہمارا موضوعِ گفتگو اس رات کی نماز سے متعلق ہے۔ علاوہ ازیں حدیثِ عائشہ میں ضعف وانقطاع ہے۔ اسی طرح علی رضی اللہ عنہ کی مندرجہ بالا روایت کا جس میں رات جاگنے کا ذکر ہے، نماز کی من گھڑت حدیث سے اس کا تعلق نہیں ہے اور حدیثِ علی ضعیف ہے''۔

حافظ عراقیؒ کہتے ہیں کہ ''پندرھویں شب کی نماز کی حدیث من گھڑت ہے اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہے''۔

امام نووی رحمہ اللہ ''المجموع'' میں فرماتے ہیں: ''صلوۃ الرغائب'' کے نام سے مشہور بارہ رکعت کی نماز جو ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات مغرب وعشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہے اور شعبان کی پندرھویں شب کی سو رکعت، یہ دونوں نمازیں بدعت اور قابلِ انکار ہیں۔ کسی کو اس لئے مرعوب نہیں ہونا چاہئے کہ یہ دونوں نمازیں ''قوت القلوب'' اور ''احیاء علوم الدین'' میں مذکور ہیں۔ اور نہ اس لئے کہ ان کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔ اس لئے کہ روایت باطل ہے۔ بعض علماء پر ان دونوں نمازوں کا حکم واضح نہ ہوسکا۔ اس لئے انہوں نے غلطی سے ان کے مستحب ہونے کا ذکر کتابوں میں کردیا۔

امام ابو محمد عبد الرحمٰن بن اسماعیل المقدسی نے ان دونوں نمازوں کے بُطلان میں ایک بہترین کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ اور خوب بہترین انداز سے تالیف کی ہے۔ اہلِ علم نے اس مسئلہ میں کافی کلام کیا ہے۔ اگر ہم سارے علماء کی باتوں کو ذکر کریں تو بات لمبی ہوجائے گی۔ جتنا کچھ اوپر لکھا گیا ہے کافی ہے اور طالبِ حق کو مطمئن کردیتا ہے کہ پندرھویں شعبان کی شب کا نماز وغیرہ سے اہتمام کرنا اور اس دن خصوصی روزہ رکھنا بدعت ہے اور اکثر اہلِ علم کے نزدیک قابلِ انکار ہے۔ شریعتِ مطہرہ میں اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے بلکہ عہد صحابہ کرام کے بعد یہ چیز مسلمانوں میں داخل ہوگئی ہے۔ حق کے طالب کیلئے اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا ''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ'' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا ''من احدث فی امرنا هذا ما ليس منه فهو رد'' کافی ہے۔ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جمعہ کی رات کو تہجد کیلئے اور جمعہ کے دن کو روزہ کیلئے مخصوص مت کرنا۔ الا یہ کہ تمہارے روزہ کے دنوں میں جمعہ آجائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی مخصوص رات کو عبادت کیلئے خاص کر لینا جائز ہوتا تو جمعہ کی رات دیگر راتوں سے بہتر ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ سے صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ جمعہ کا دن سارے ایام سے بہتر ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے محض اسی رات کو مخصوص کر لینے سے منع فرمایا تو ثابت ہوا کہ دوسری کسی رات کو عبادت کیلئے مخصوص کر لینا بدرجہ اولی جائز نہیں ہے۔ الا یہ کہ کسی صحیح دلیل سے اس کی تخصیص ثابت ہو جائے۔ شبِ قدر اور رمضان کی راتوں میں تہجد پڑھنا اور عبادت میں محنت کرنا چونکہ شرعاً ضروری ہے، اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس امر پر تنبیہہ فرمائی۔ رمضان کی راتوں میں عبادت پر ابھارا اور خود کر کے دکھایا۔

بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو رمضان میں ایمان و اجر کو حاصل کرنے کیلئے راتوں میں عبادت کا اہتمام کرے تو اللہ تعالی اس کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور جو شبِ قدر میں ایمان و اجر کو حاصل کرنے کیلئے عبادت کا اہتمام کرے تو اللہ اس کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے''۔ اگر شعبان کی پندرھویں شب یا رجب کے پہلے جمعہ کی رات یا معراج کی رات میں عبادت کا یا اور کسی چیز کا اہتمام کرنا شرعاً درست ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم امت کو ضرور بتاتے اور خود کر کے دکھلاتے۔ اگر اس طرح کی کوئی چیز واقع ہوئی ہوتی تو صحابہ رضی اللہ عنہم امت تک ضرور پہنچاتے اور ہرگز نہ چھپاتے کیونکہ وہ بہترین لوگ تھے۔ اور انبیاء علیہم السلام کے بعد انسانوں کے سب سے زیادہ خیر خواہ تھے۔ اللہ تعالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں سے راضی ہوا اور ان کو راضی کر دے۔

اہلِ علم کے مندرجہ بالا کلام سے یہ بات واضح ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ سے اور آپ کے ساتھیوں سے رجب کے پہلے جمعہ کی شب کی اہمیت یا شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت سے متعلق کوئی چیز ثابت نہیں ہے، ان دونوں کا اہتمام کرنا بدعت ہے۔ اسلام میں نئی ایجاد ہے۔ اس طرح ان دونوں راتوں میں کوئی مخصوص عبادت کرنا بھی کھلی بدعت ہے۔ اس طرح ۲۷ ویں رجب کی شب جس کے متعلق بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ اسراء و معراج کی رات ہے۔ اسی شب میں کوئی مخصوص عبادت کرنا اور جشن منانا سابقہ دلائل کی بنیاد پر جائز نہیں ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ شبِ معراج معلوم نہیں ہے۔ ۲۷ ویں رجب کو شبِ معراج قرار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا باطل ہے۔ صحیح احادیث میں اس کی بنیاد نہیں ہے۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے:

وخير الامور السابقات على الهدىٰ

وشر الامور المحدثات البدائع

بہترین کام وہ ہیں جو ہدایت پر جاری ہوں اور بدترین کام نئی نئی چیزیں ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ مجھ کو اور سارے مسلمانوں کو سنتِ رسول تھام لینے کی توفیق عطا فرمائے اور اس پر ثابت قدم رکھے اور اس کی مخالفت سے بچائے۔ بیشک وہ بڑا سخی و بزرگ ہے اور اللہ کا درود و سلام ہو، اس کے بندہ و رسول اور ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور آپ کے خاندان والوں اور سارے ساتھیوں پر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت وصیّت

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے تمام مسلمانوں کے نام اللہ تعالیٰ تمام کے اسلام کی حفاظت فرمائے۔ مجھ کو اور تمام کو جاہلوں و بے وقوفوں کی گھڑی ہوئی چیزوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

امابعد!

میں نے وصیت سے آگاہی حاصل کر لی، جو مسجد نبوی کے خادم شیخ احمد کی طرف منسوب کی جاتی ہے جو اس طرح شروع ہوتی ہے: ''یہ مدینہ منورہ سے مسجد نبوی کے خادم شیخ احمد کی وصیت ہے''۔ اس میں لکھا ہے: میں جمعہ کی رات جاگ رہا تھا اور قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ کی تلاوت سے فراغت کے بعد جب میں سونے کی تیاری کرنے لگا تو روشن پیشانی والے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جو قرآن کی آیات اور اچھے احکام کو لائے۔ سارے جہانوں کیلئے باعثِ رحمت ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے شیخ احمد!'' میں نے کہا'': حاضر ہوں اے اللہ کے رسول! اے بہترین مخلوق!'' آپ نے مجھ سے فرمایا: میں لوگوں کے برے اعمال سے نالاں ہوں اور میرے پروردگار سے (مارے شرم کے) ملاقات نہ کر سکا۔ اور نہ فرشتوں سے کیونکہ گذشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی کفر پر مر گئے''۔ پھر شیخ احمد نے بعض گناہوں کا ذکر کیا ہے، جن میں لوگ مبتلا ہیں۔ پھر کہا: ''یہ وصیت ان لوگوں پر اللہ عزیز و جبار کی جانب سے رحمت ہے''۔ پھر قیامت کی بعض نشانیوں کا ذکر کیا، یہاں تک کہ وہ لکھا ہے: ''اے شیخ احمد! آپ ان کو اس وصیت کی خبر کر دیجئے کیونکہ یہ منتقل کی گئی ہے لوحِ محفوظ سے اور جس کی عبارت تقدیر کے قلم سے لکھی گئی ہے۔ اور جو اس کو لکھے گا اور ایک شہر سے دوسرے شہر، ایک جگہ سے دوسری جگہ روانہ کرے گا تو اس کیلئے جنت میں محل بنایا جائے گا اور جو نہیں لکھے گا اور نہ بھیجے گا، وہ قیامت کے دن میری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفاعت سے محروم رہے گا۔ جو لکھے گا، وہ فقیر ہو تو مالدار بن جائے گا، جو قرضدار ہو، اس کا قرض ادا ہو جائے گا اور وہ گناہگار ہو تو اللہ تعالی اس کو اور اس کے والدین کو اس وصیت کی برکت سے معاف کر دے گا"۔ وہ کہتا ہے: "عظمت والے اللہ کی قسم! یہ حقیقت ہے"۔ اسی طرح تین دفعہ قسم کھا کر اس وصیت کے حق پر مبنی ہونے کی تاکید کرتا ہے اور کہتا ہے: "اگر میں جھوٹا ہوں تو میری موت کفر پر ہو۔ جو اس وصیت کی تصدیق کرے گا وہ جہنم کے عذاب سے نجات پائے گا اور جو اس کو جھٹلائے گا وہ کافر ہوگا"۔

قارئین حضرات! یہ تھا رسول اللہ ﷺ پر من گھڑت اس وصیت کا خلاصہ۔ یہ وصیت کئی سلسلوں سے وقتاً فوقتاً پھیلائی جا رہی ہے اور عوام الناس میں رائج ہوتی جا رہی ہے۔ صاحبِ عقل وفہم حضرات پر یہ بات مخفی نہ ہوگی کہ اس من گھڑت وصیت میں تضاد پایا جاتا ہے۔ جھوٹا کہتا ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالتِ نیند میں دیکھا۔ اور اس اشاعت میں ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا جب وہ سونے کی تیاری کر رہا تھا۔ یعنی اس نے بیداری میں دیکھا۔ اس جھوٹے نے کئی ایسی باتیں کہی ہیں جو واضح جھوٹ اور باطل ہیں۔ میں ابھی اس موقع پر ان کی نشاندہی کروں گا۔ کئی سال قبل میں نے اس وصیت کے متعلق لوگوں کو آگاہ کر دیا تھا کہ وہ واضح جھوٹ اور باطل ہے اور جب قریب کی اشاعت ملی تو مجھے اس کے متعلق تردد ہوا۔ کیونکہ اس کا بطلان واضح ہے اور اس کا گھڑنے والا بڑا جھوٹا اور کذاب ہے۔ مجھے یہ گمان تھا کہ جس کے پاس تھوڑی سی بھی عقل وفہم ہو اس پر یہ باطل اثر انداز نہ ہوگا۔ لیکن بہت سے بھائیوں نے مجھے بتلایا کہ یہ من گھڑت وصیت لوگوں میں پھیل گئی ہے اور انہوں نے اس کو سچ سمجھ لیا ہے۔ اس لئے مجھ پر ضروری ہو گیا کہ اس کے باطل ہونے اور غلطی پر مبنی ہونے کو واضح کر دوں اور یہ بتلاؤں کہ یہ وصیت رسول اللہ ﷺ پر جعلی ہے۔ تاکہ کوئی بھی مسلمان دھوکے میں نہ پڑ جائے۔ جو صاحبِ فہم وایمان ہیں، اگر تھوڑا سی بھی اس میں غور کریں تو ان پر واضح ہو جائے گا کہ کئی وجوہات کی بنا پر یہ وصیت جعلی ہے۔ شیخ احمد کے بعض رشتہ داروں سے میں نے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ شیخ احمد بہت بڑا بہتان ہے۔ انہوں نے کبھی اس قسم کی وصیت لکھوائی ہی نہیں۔ اور شیخ احمد کا انتقال ہوئے ایک زمانہ گذر چکا ہے۔ بفرضِ محال شیخ احمد یا ان سے بڑا کوئی بھی شخص یہ دعویٰ کرے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں یا بیداری میں دیکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وصیت کی ہے تو ہم جان لیں گے کہ وہ جھوٹا ہے اور جس سے اس نے ملاقات کی ہے وہ شیطان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نہیں تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ حالتِ بیداری میں آپ کی وفات کے بعد دیکھے نہیں جا سکتے۔ جاہل صوفیوں کا دعویٰ کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حالتِ بیداری میں دیکھا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم محفلِ میلاد میں حاضر ہوتے ہیں یا اسی طرح کی اور باتیں تو یہ انتہائی غلط اور دھوکہ دہی ہے اور ایسا شخص بہت بڑی غلطی میں واقع ہو گیا ہے۔ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور اجماع اہلِ علم کی مخالفت کی کیونکہ وفات یافتہ تمام لوگ قبروں سے قیامت کے دن ہی نکلیں گے، دنیا میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ	پھر بے شک تم اس کے بعد ضرور مرنے والے ہو پھر یقیناً تم قیامت کے روز دوبارہ اٹھائے جاؤ گے

اللہ سبحانہ نے خبر دی کہ مردے قیامت کے دن ہی اٹھائے جائیں گے نہ کہ دنیا میں۔ اور جو بھی اس کے خلاف کہے تو وہ پکا جھوٹا ہے۔ اس نے حق کو نہیں پہچانا۔ جس کو سلفِ صالحین نے پہچانا تھا اور جس پر صحابہ کرامؓ چلے تھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ حق کے خلاف نہیں تھے۔ نہ زندگی میں اور نہ انتقال کے بعد۔ یہ وصیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مخالف ہے۔ آپؐ کبھی نیند میں دکھائی بھی دیتے ہیں تو شیطان آپؐ کی شکل میں نہیں آ سکتا۔ وہ آپ ہی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ اصل بات تو دیکھنے والے کی حالت، اس کے ایمان، اس کی سچائی، امانت، دیانت اور ضبط پر ہے۔ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات منقول ہو جس کو آپؐ نے زندگی میں فرمایا تھا لیکن اگر راوی عادل، ضابط اور ثقہ نہیں ہے تو اس کی روایت پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یا پھر عادل و ضابط راوی سے مروی ہے لیکن وہ زیادہ حافظہ والے ثقہ راوی کی روایت سے ٹکراتی ہو اور دونوں میں تطبیق دینا ممکن نہ ہو تو انمیں سے ایک منسوخ ہوگی۔ اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری ناسخ ہوگی۔ اس پر عمل کیا جائے گا اور جب یہ ممکن نہ ہوتو کمتر حافظہ وعدل والے کی روایت کو چھوڑ دیا جائے گا اور اس پر ''شاذ'' کا حکم لگے گا۔ یہ حدیثِ رسولؐ کی تفصیل ہے۔ اب اس وصیت کا کیا کیا جائے جس کے راوی کا ہی پتہ نہیں ہے۔ اور نہ اس کی عدالت وامانت ہی معلوم ہے۔ جب یہ حالت ہے تو اس وصیت کی طرف توجہ ہی دینی نہیں چاہیئے تھی اور اس سے بڑی بات یہ ہیکہ اس میں بہت سی باتیں ایسی ہیں، جو اس کے من گھڑت ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور ایک نئے دین کو پیش کرتی ہیں جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری طرف ایسی بات منسوب کرے جس کو میں نے نہیں کہا ہے تو اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم بنالینا چاہیئے۔ (بخاری) اس جھوٹے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کی ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہا ہے۔ اب اس کیلئے ضروری ہے کہ اپنے جھوٹے ہونے کا اعلان کردے۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْ م بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ لا اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ (البقرۃ: ۱۵۹)

بے شک جو لوگ ہماری نازل کردہ واضح دلیل اور ہدایتوں کو چھپاتے ہیں، بعد اس کے کہ ہم نے ان کو کتاب میں لوگوں کیلئے بیان کردیا ہے۔ تو یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت بھیجتے ہیں اور لعنت کرنے والے لعنت بھیجتے ہیں۔ مگر وہ لوگ (لعنت سے مستثنیٰ ہیں) جنھوں نے توبہ کی اور اصلاح کرلی۔ اور حق کو واضح کردیا۔ پس یہ لوگ، ان کی توبہ میں قبول کرونگا۔ اور میں بہت توبہ قبول کرنے والا ہوں، بہت رحم کرنے والا ہوں۔

اللہ سبحانہ نے اس آیت میں واضح کردیا ہیکہ جو حق بات کو چھپائے اس کی توبہ اسی وقت قبول ہوگی جبکہ وہ اپنی اصلاح کرلے اور حق کو بیان کردے، اس وصیت کا گھڑنے والا چودھویں صدی ہجری میں دین میں دھوکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہی کر کے ایک نیا دین پیش کرنا چاہتا ہے اور اس من گھڑت وصیت کو قرآن سے افضل قرار دے رہا ہے۔ کہ جو اس کو نہ لکھے اور ایک شہر سے دوسرے شہر نہ بھیجے، وہ قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا، یہ سب سے بڑا جھوٹ اور بے حیائی ہے اور اس وصیت کے من گھڑت ہونے کی دلیل ہے۔ سب سے بڑی دلیل اس لئے کہ جو قرآنِ کریم کو لکھے اور اس کو ایک شہر سے دوسرے شہر روانہ کرے، وہ اس فضیلت کو حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ قرآن پر عمل نہ کرے، تو اس وصیت کے لکھنے والے اور اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنے والے کو اتنا اجر و فضل کیسے حاصل ہوسکتا ہے؟ اور جو قرآن کو نہ لکھے، اور ایک شہر سے دوسرے شہر روانہ نہ کرے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہ رہے گا جبکہ وہ مومن ہو اور شریعت پر عمل پیرا ہو۔ ہم اللہ سبحانہ، اور حاضر فرشتوں اور اس فتویٰ کے پڑھنے والے سارے مسلمانوں کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ یہ وصیت جھوٹ ہے، من گھڑت ہے۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے کو رسوا کرے اور اس کو سزا دے۔

اس وصیت کی مندرجہ ذیل باتیں بھی غلط ہیں:

- ''کیونکہ گذشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی کفر پر مر گئے''۔ یہ علم غیب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب زندگی میں غیب کا علم نہیں تھا تو وفات کے بعد کیسے ہوسکتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوا:

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ (الانعام: ٥٠)

آپ کہہ دیجئے، میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں غیب کو جانتا ہوں۔

ارشاد ہوا:

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (النمل: ٦٥)

آپ کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے علاوہ غیب کو کوئی نہیں جانتا ہے اور وہ محسوس نہیں کرتے کہ دوبارہ کب اٹھائے جائیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: قیامت کے دن میرے حوض سے کچھ لوگوں کو دور کیا جائے گا، میں کہوں گا اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیسے کیسے نئے کام کیئے۔ تو میں وہی کہوں گا جو نیک بندے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا:

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (المائدہ: ۱۱۷)

ترجمہ: جب تک میں ان کے درمیان رہا ان پر گواہ رہا۔ اور جب آپ نے مجھے اٹھالیا تو آپ ہی ان پر نگران رہے۔ اور آپ ہر چیز پر گواہ رہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کی حالت سے واقف نہیں ہوں گے، جب تک آپ کو بتلایا نہیں جائے گا۔

- ''جو اس کو لکھے گا، فقیر ہوگا تو اللہ تعالی اسے مالدار کردیں گے۔ قرضدار ہوگا تو اس کا قرض ادا کردیں گے، یا اس پر کوئی گناہ ہوگا تو اللہ تعالی اس کو اور اس کے والدین کو اس وصیت کی برکت سے معاف کردیں گے''۔ یہ بات بڑا جھوٹ اور کہنے والے کی بے حیائی اور اس وصیت کے من گھڑت ہونے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ یہ تینوں چیزیں مالداری، قرض سے نجات اور گناہ کی معافی محض قرآن کے لکھنے سے لازماً حاصل نہیں ہوتیں تو اس من گھڑت وصیت کے لکھنے سے کیسے حاصل ہوں گی؟

یہ شیطان چاہتا ہیکہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈال دے اور اس وصیت سے ان کو تعلقِ خاطر پیدا کردے تاکہ وہ اس کو لکھیں اور وہمی فضیلت حاصل کریں۔ اور ان راستوں کو چھوڑ دیں جن کو اللہ نے ان بندوں کیلئے جاری کیا ہے اور ان کو مالداری حاصل کرنے، قرض سے نجات پانے اور گناہوں سے مغفرت کا ذریعہ بتادیا ہے۔ اللہ بچائے خواہشات اور شیطان کی پیروی سے۔ اور نصرت الٰہی کی محرومی سے۔

- ''جو اس کو نہیں لکھے گا اس کا چہرہ دنیا و آخرت میں سیاہ ہوجائے گا''۔ یہ بات بھی بہت بڑا جھوٹ اور اس وصیت کے بطلان کی واضح دلیل ہے۔ ایک عقلمند کیسے تسلیم کرسکتا ہے کہ یہ وصیت جس کو چودھویں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدی ہجری میں ایک نامعلوم شخص نے پیش کیا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ کو منسوب کیا جو اس وصیت کو نہ لکھے دنیا و آخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور جو لکھے گا اس کی فقیری مالداری سے بدل جائے گی، قرض کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔ اور سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اے پروردگار! تیری پاکی ہو یہ تو زبردست جھوٹ ہے۔

دلائل و واقعات گواہ ہیں کہ یہ لکھنے والا بہت بڑا جھوٹا ہے۔ نہ اللہ سے شرماتا ہے اور نہ لوگوں سے۔ اتنے سارے لوگ جنھوں نے اس وصیت کو نہیں لکھا کسی کا بھی چہرہ سیاہ نہیں ہوا۔ اور اس کے برعکس جن لوگوں نے اس کو بار بار لکھا نہ تو ان کا قرض ادا ہوا اور نہ فقیری دور ہوئی۔ دلوں کے ٹیڑھے پن اور گناہوں کے زنگ سے اللہ کی پناہ۔ یہ تو ایسے وعدے اور معاوضے ہیں کہ شریعتِ مطہرہ نے عظیم ترین و افضل ترین کتاب قرآن کریم کے لکھنے والے کیلئے بھی بیان نہیں کئے۔ پھر یہ چیزیں اس من گھڑت وصیت کے لکھنے والے کو کیسے مل سکتی ہیں جو متعدد باطل و کفر پر مشتمل ہے۔ اللہ اللہ! اس شخص کو اتنے بڑے جھوٹ کی جرات کیسے ہوئی۔

(نعوذ باللہ من ذلک)

''جو اس وصیت کی پیروی کرے گا وہ جہنم کے عذاب سے نجات پائے گا۔ اور جو اس کو جھٹلائے گا، کافر ہوگا''۔

یہ جھوٹ! یہ جھوٹا لوگوں کو اس کے جھوٹ کے تصدیق کی دعوت دے رہا ہے۔ اللہ کی قسم! ناحق بات کہی ہے جو اس وصیت کی تصدیق کرے گا وہی کافر ہوگا۔ کیونکہ وہ اللہ کے کلام ''الیوم اکملت لکم دینکم'' کی کھلی خلاف ورزی، اور اس کا انکار کر رہا ہے۔ اور یہ وصیت تو جھوٹ اور باطل پر مبنی ہے اور ہم اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے اور اس کا پیش کرنے والا زبردست جھوٹا آدمی ہے۔ لوگوں کو ایسا دین دینا چاہتا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے اور ان کے دین میں ایسی بات داخل کرنا چاہتا ہے جو دین میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس من گھڑت وصیت سے چودہ سو سال قبل ہی اس دین کو مکمل کر دیا۔ اے میرے دینی بھائیو! آگاہ ہو جاؤ۔ اس طرح کی من گھڑت چیزوں کی تصدیق سے بچو۔ اور اپنے اندر ان کو رائج کرنے سے دور رہو۔ حق

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی روشنی ہوتی ہے اور طالبِ حق کو کبھی شک نہیں ہوتا۔ حق کو دلیل کے ذریعہ تلاش کرو۔ اور جو معاملہ مشتبہ ہو، اسے اہلِ علم سے پوچھو۔ جھوٹوں کی قسموں سے مرعوب مت ہو جاؤ۔ اس لئے کہ ملعون ابلیس نے تمہارے ماں باپ آدم وحوا علیہما السلام سے قسم کھا کھا کر کہا تھا کہ وہ ان کے خیر خواہوں میں سے ہے۔ حالانکہ وہ بدترین خائن اور انتہائی جھوٹا ہے۔

اللہ تعالی نے سورہ اعراف میں اس بات کو بیان فرمایا ہے:

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ (الاعراف: ۲۱)	اور اس نے ان دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

اس سے بچو، اور اس کے شاگرد جھوٹ گھڑنے والوں سے بچو۔ انہوں نے کتنی جھوٹی جھوٹی قسمیں کھائیں، جھوٹے وعدے کیے۔ اور گمراہ کرنے کیلئے رنگ برنگی باتیں کیں۔

اللہ تعالی مجھ کو آپ کو اور سارے مسلمانوں کو شیطان کے شر، گمراہ کرنے والوں کے فتنوں، ٹیڑھوں کے ٹیڑھے پن اور اللہ کے دشمنوں کی دھوکہ دہی سے محفوظ رکھے۔ جو یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو پھونکوں سے بجھا دیں اور لوگوں پر دین کو مشتبہ کر دیں، اللہ تعالی اپنی روشنی کو پورا کرنے والا ہے اور اس کے دین کا پورا کرنے والا ہے اور اس کے دین کا مددگار ہے۔ اگرچہ اللہ کے دشمن شیاطین اور ان کے پیروکار کفار وملحدین کتنا ہی ناپسند کیوں نہ کریں۔

اس جھوٹے نے جن برائیوں کے عام ہونے کا ذکر کیا ہے، وہ حقیقت ہے۔ قرآنِ کریم اور سنتِ رسولؐ نے ان سے خوب ڈرایا ہے۔ انھیں دونوں میں ہدایت ہے اور وہی دونوں کافی ہیں۔ ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے احوال کو درست کر دے اور ان کو توفیق دے کہ وہ حق کی پیروی کریں اور اس پر جم جائیں۔ اور سارے گناہوں سے انکو توبہ کی توفیق عطا ہو۔ اس لئے کہ وہی خوب توبہ قبول کرنے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔

قیامت کی جو نشانیاں اس نے ذکر کی ہیں، درحقیقت احادیثِ نبویہ میں قیامت کی بے شمار نشانیاں واضح کی گئی ہیں اور ان میں سے بعض کی طرف قرآنِ کریم نے بھی اشارہ کیا ہے۔ جو بھی حق کا متلاشی ہو اور حق کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاش کرنے کی خواہش رکھتا ہو، وہ حدیث کی کتابوں میں قیامت کی نشانیوں کے ابواب میں پاسکتا ہے۔اسی طرح اہلِ علم وایمان کی کتابوں میں بھی، لوگوں کو اس جیسے جھوٹے کی اور اس کی دھوکہ دہی، حق و باطل کی آمیزش والے بیان کی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ ہمارے لئے کافی ہے، وہ کیا ہی اچھا نگہبان ہے۔نہیں ہے کوئی طاقت اور نہ قوت، مگر بلند وعظمت والے اللہ ہی کے ذریعہ۔

والحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على عبده ورسوله محمد وعلى آله وصحبه اجمعين ـ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر کا شرعی حکم

سوال: آج کل فوٹو گرافی بالکل عام ہے۔ عامۃ الناس بکثرت فوٹو لینے لگے ہیں، ازروئے شرع تصویر کی حلت یا حرمت کو تفصیل سے بیان فرمائیں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

جواب: ساری تعریف تنہا اللہ کیلئے سزاوار ہے اور اس ذاتِ مبارک پر سلام جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ تمام کتبِ احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بکثرت احادیث مروی ہیں کہ انسان و ہر جاندار کی تصویر کشی حرام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویروں والے پردے کو پھاڑ دیا۔ تصویروں کو مٹانے کا حکم دیا۔ تصویر کشی کرنے والوں پر لعنت بھیجی۔ اور اعلان فرمادیا کہ مصور قیامت کے دن شدید عذاب میں مبتلا ہوگا وغیرہ۔ میں اس مسئلہ میں وارد شدہ بعض احادیث کو بیان کروں گا اور علمائے کرام کی بعض تشریحات ذکر کرتے ہوئے مسئلہ مذکورہ میں صحیح بات کو واضح کروں گا۔ انشاء اللہ۔

امام بخاری و مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے فرمایا: اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری طرح تخلیق کی کوشش کرے۔ وہ ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو کا بیج پیدا کرکے بتلائے۔

بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں، یقیناً قیامت کے دن عذاب میں رہیں گے۔ ان سے کہا جائے گا، تمہاری تخلیق کو زندہ کرکے بتلاؤ''۔

بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن مصور سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

صحیح بخاری میں ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی خرید و فروخت اور زانیہ عورت کی کمائی سے روکا ہے اور سود لینے والے و دینے والے پر، گودنے والی اور گدوانے والی اور تصویر کشی کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے گا، اس کو پابند کیا جائے گا کہ وہ اس میں جان ڈالے اور وہ جان نہ ڈال سکے گا۔

امام مسلم نے سعید بن ابی الحسن سے روایت کیا ہے: ''ایک شخص ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا: ''میں مصوری کا کام کرتا ہوں، آپ مجھے اس بارے میں فتویٰ دیجئے''۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: ''میرے قریب آؤ''۔ وہ شخص آپ کے قریب آیا، آپ نے دوبارہ قریب آنے کیلئے کہا۔ وہ شخص آپ کے بالکل قریب آ گیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور کہا: میں تم کو وہ بات بتلاؤں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مصور جہنم میں ہوگا۔ اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے بدلہ ایک جان بنائی جائے گی جو اس کو جہنم میں عذاب دے گی''۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا اگر تم کو یہی کام کرنا ہو تو درخت اور بے جان چیزوں کی تصویر بنا سکتے ہیں۔

ترمذی میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ گھر میں تصویر رکھنے سے منع کیا اور تصویر سازی سے بھی منع فرمایا: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں نے دروازے کے سامنے ایک باریک پردہ ڈال رکھا تھا، جس میں تصویریں تھیں۔ آپؐ نے جب اس کو دیکھا تو پھاڑ دیا۔ آپ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: ''اے عائشہ: قیامت کے دن شدید عذاب میں وہ لوگ ہوں گے جو تخلیق میں اللہ کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں''۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ہم نے اس پردہ کو پھاڑ کر اس سے ایک یا دو تکیہ بنا لیا۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے لوٹے۔ میں نے (آپؐ کے استقبال کیلئے) ایک غالیچہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ آپؐ نے مجھ کو حکم دیا کہ اس کو نکال دوں۔ پس میں نے اس کو نکال دیا۔

قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک تکیہ (زینت و سجاوٹ کیلئے) خریدا جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو دروازے پر کھڑے رہے اور اندر نہیں آئے۔ آپؐ کے چہرے پر ناپسندیدگی تھی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ: میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں۔ میری غلطی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس تکیہ کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے کہا: میں نے اس لئے خریدا ہے تاکہ آپؐ اس پر بیٹھیں اور اس پر ٹیک لگائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں رہیں گے۔ ان سے کہا جائے گا: تمہاری تخلیق کو زندہ کرکے بتلاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں، وہاں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو پھاڑ کر دو چھوٹے تکیے بنائے جس پر آپ ٹیک لگایا کرتے تھے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ (بخاری و مسلم)

مسلم میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے: ''جس گھر میں کتا یا مجسمے ہو، اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے ہیں''۔

بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ''جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو''۔

مسلم میں حضرت عائشہ و میمونہ رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم میں ابوالھیاج اسدی سے مروی ہے کہ ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تم کو اس کام کیلئے روانہ نہ کروں جس کیلئے رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہا تھا تم ہر تصویر کو مٹا دینا اور ہر ابھری ہوئی قبر کو برابر کر دینا۔

ابوداؤد میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن بطحا کے مقام پر عمر رضی اللہ عنہ کو کعبہ کی تمام تصویریں مٹا دینے کا حکم دیا''۔ راوی کہتے ہیں کہ ان تصویروں کے مٹانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے۔

ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کعبہ میں داخل ہوا۔ آپؐ نے وہاں تصویروں کو دیکھا تو ایک ڈول پانی منگوایا۔ میں پانی لایا۔ آپ ﷺ ان تصویروں کو مٹانے لگے اور کہنے لگے: ''اللہ برباد کرے، ان لوگوں کو! یہ ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جن کو پیدا نہیں کر سکتے ہیں''۔ طیالسی نے کہا: اس حدیث کی سند اچھی ہے۔

عمر بن شبہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے اور مجھے ایک ڈول پانی لانے کیلئے کہا۔ میں پانی کا ڈول لایا تو آپ کپڑے کو پانی سے تر کرتے تھے اور تصویروں پر مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے: ''اللہ ان لوگوں کو ہلاک کرے، ایسی چیزوں کی تصویر بناتے تھے جن کو وہ پیدا نہیں کر سکتے ہیں''۔

امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کسی مجسمہ کو دیکھتے تو فوراً اس کو توڑ دیتے تھے''۔ امام بخاری نے اس حدیث کو ''تصویروں کے مٹانے کا باب'' میں ذکر کیا ہے۔

بخاری و مسلم میں بسر بن سعید زید بن خالد سے اور وہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں ہرگز داخل نہیں ہوتے ہیں، جس میں تصویر ہو'': بسر بن سعید کہتے ہیں کہ زید بن خالد بیمار ہوگئے۔ ہم ان کی عیادت کیلئے گئے تو دیکھا کہ دروازے کے پردے میں تصویر ہے۔ میں نے عبیداللہ خولانی نے کہا: ہم کو زید نے تصویروں کی حرمت کی حدیث سنائی تھی۔ عبیداللہ نے کہا: انہوں نے کہا تھا کہ کپڑے کا دھاری دار نقش اس سے مستثنیٰ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد اور سنن نسائی میں عبید اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ وہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کیئے گئے، ان کے پاس سہل بن حنیف تھے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا کہ ان کے نیچے کی چادر نکال دے۔ سہل نے کہا: ''آپ کیوں نکال رہے ہیں'' انہوں نے کہا: اس میں تصویریں ہیں اور اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا تمہیں علم ہے۔ سہل نے کہا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے کے دھاری دار نقش کو مستثنیٰ نہیں کیا ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک مستثنیٰ کیا ہے، لیکن مجھے گوارہ نہیں ہے۔ اس روایت کی سند اچھی ہے۔ ترمذی نے انھیں الفاظ سے روایت کیا ہے اور کہا: حدیث حسن صحیح ہے۔

ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں عمدہ سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: میں کل رات آپ کے کمرے میں داخل نہ ہوسکا، کیونکہ دروازے پر تصویریں تھیں۔ گھر میں تصویریں تھیں۔ گھر میں تصویروں والا پردہ اور کتا تھا۔ آپ تصویر کے سر کو مٹانے کا حکم دیجیئے، وہ درخت کی طرح (بے جان) ہوجائے گا اور کتے کو نکالنے کا حکم دیجیئے''۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ آپ کے تخت کے نیچے حسن یا حسین کا کتے کا بچہ تھا، اس کو نکال دیا گیا۔

نسائی میں ہے، جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ ؐ نے فرمایا: ''اندر آیئے''۔ انہوں نے کہا: میں کیسے آؤں، آپ کے گھر میں تصویروں والا پردہ ہے یا تو اس کے سر کو مٹادیں یا اس کو نیچے بچھادیں۔ تا کہ اس کو روندا جائے، ہم فرشتوں کی جماعت ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتی ہے جس میں تصویریں ہیں۔

تصویر کے متعلق اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔ مذکورہ بالا احادیث، اور اسی مفہوم کی دیگر احادیث میں بالکل واضح طور پر ہر جاندار کی تصویر کی حرمت کا بیان ہے۔ تصویر سازی اور تصویر کا اہتمام ان بڑے گناہوں میں سے ہے جن پر آگ کی دھمکی دی گئی ہے۔

ہر قسم کی تصویر حرام ہے۔ سایہ دار ہو یا غیر سایہ دار۔ تصویر خواہ دیوار میں ہو یا پردہ میں۔ قمیص میں ہو یا آئینہ و کاغذ وغیرہ میں۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سایہ دار و غیر سایہ دار میں تفریق نہیں کی ہے۔ اور نہ پردہ وغیر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردہ میں۔ بلکہ ہر مصور پر لعنت بھیجی اور خبردار کیا ہے کہ مصورین قیامت کے دن شدید عذاب میں ہوں گے۔ اور مصور آگ میں ہوگا۔ بلا کسی استثناء کے آپ نے سارے مصوروں پر یہی حکم لگایا ہے۔

اس عموم کی تائید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے ہوتی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپؐ نے ان کے پاس تصویروں والے پردہ کو دیکھا تو اس کو پھاڑ دیا اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپؐ نے فرمایا: قیامت کے دن وہ لوگ شدید عذاب میں ہوں گے جو تخلیق میں اللہ کا مقابلہ کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کو دیکھ کر فرمایا ''یہ تصویروں والے قیامت کے دن سخت عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: تمہاری مخلوق کو زندہ کر کے بتلاؤ۔

اس طرح کی احادیث میں وضاحت ہے کہ پردوں کی تصویروں والے عام دھمکی و لعنت میں شامل ہیں۔

ابوطلحہ و سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما کی حدیث میں دھاری دار کپڑے کی تصویر کی استثناء کا مفہوم یہ ہے کہ جب نقش و نگار والی تصویریں ایسے کپڑے میں ہوں جس کو زمین پر بچھا دیا گیا ہے اور اس کو روندا جاتا ہو یا ایسے تکیہ میں ہو جس کو استعمال کیا جاتا ہو تو ایسے تصویروں والے کپڑے کے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس کا اہتمام نہیں ہوتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سابقہ حدیث میں ہے کہ انہوں نے چادر کو پھاڑ کر ایک یا دو تکیے بنا لئے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے تصویر کا سر اڑا دینے کی ہدایت دی تا کہ وہ بے جان چیز کی طرح ہو جائے اور تصویروں والی چادر کو کاٹ کر دو تکیے بنا لینے کی ہدایت دی جن کو ادھر ادھر پھینکا جاتا ہو اور روندا جاتا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ اس استثناء کو دیوار یا دروازہ وغیرہ پر لٹکائے ہوئے کپڑوں پر محمول کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی احادیث میں اس طرح کے پردوں کے لٹکانے کی واضح ممانعت ہے اور ان کے بنانے یا پہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں صراحت ہے کہ اس طرح کا پردہ فرشتوں کے داخلہ میں رکاوٹ ہے۔ الا اینکہ اس کو بچھا کر اس پر چلا جائے یا اس کے سر کو مٹا کر بے جان چیز کی طرح کیا جائے۔ احادیث رسول اللہ ﷺ میں تضاد نہیں ہے بلکہ وہ ایک دوسرے کی تشریح و وضاحت کرتی ہیں۔ جب ان میں بغیر کسی تکلف کے تطبیق ہو سکتی ہے تو ایسا کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب ہے۔ تطبیق دینا راجح و ناسخ کرنے سے بہتر ہے۔ اس کی تفصیل علم مصطلح حدیث میں مذکور ہے۔ تصویر کے مسئلہ میں حرمت اور استثناء کی احادیث میں تطبیق دینا ممکن ہے۔ حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں احادیثِ مذکورہ میں تطبیق کو پسند کیا ہے اور لکھا ہے: امام خطابی نے کہا ''جس تصویر کی وجہ سے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں اور جن کا اہتمام کرنا و سجا کر رکھنا حرام ہے، وہ جاندار چیزوں کی تصویریں ہیں جن کے سر نہ کٹے ہوں یا جن کو روندا نہ جاتا ہو'' ۔ خطابی رحمہ اللہ نے مزید کہا: مصور کی سزا محض اس لئے شدید کر دی گئی ہے کہ تصویروں کی پوجا ہوتی ہے۔ اور وہ لوگوں کو فتنہ میں ڈال دیتی ہیں اور بعض انسان ان کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

نووی رحمہ اللہ نے مسلم میں یہ عنوان لگایا ہے: ''جاندار کی تصویر کشی کی حرمت کا بیان اور فرش وغیرہ پر نہ روندی جانے والی تصویروں کی حرمت کا بیان اور فرشتے ان گھروں میں داخل نہیں ہوتے ہیں جن میں تصویر یا کتا ہو''۔

نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شافعی وغیر شافعی علماء نے کہا ہے کہ جاندار چیز کی تصویر کشی سخت حرام ہے اور وہ بڑے گناہوں میں داخل ہے۔ اس کیلئے احادیث میں سخت دھمکی ہے۔ چاہے وہ سجائی جاتی ہوں یا روندی جاتی ہوں۔ تصویر کشی حرام ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالی کے ساتھ صفتِ تخلیق میں مقابلہ کرنا ہے۔ تصویر خواہ کپڑے میں ہو یا چادر میں، درہم و دینار پیسوں پر ہو یا برتن و دیوار وغیرہ پر۔ البتہ درخت و اونٹ کے کجاوے اور غلیچے وغیرہ بے جان چیزوں کی تصویریں حرام نہیں ہیں۔

یہ نفسِ تصویر کا حکم ہے۔ رہا مصور کا کسی جاندار کی تصویر بنانا، جس کو دیوار پر لٹکایا جاتا ہو یا پہنے جانے والے کپڑے میں عمامہ یا اسی طرح کی دوسری چیزیں جس کو روندا نہیں جاتا ہے تو وہ حرام ہے۔ اگر وہ فرش یا تکیہ و گاؤ تکیہ پر ہے جس کا اہتمام نہ ہوتا ہو تو وہ حرام نہیں ہے۔ نووی نے کہا: سایہ دار و غیر سایہ دار تصویر میں کوئی فرق نہیں ہے۔ تصویر کے مسئلہ میں یہ ہمارے مسلک کا خلاصہ ہے۔ یہی صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین اور بعد کے اکثر علماء کا مسلک ہے۔ یہی امام نووی و مالک و ابو حنیفہ رحمہم اللہ وغیرہم کا مسلک ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض حضرات نے کہا کہ سایہ دار تصویر حرام ہے اور غیر سایہ دار تصویر میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ باطل خیال ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس تصویر والی چادر کا انکار کیا تھا وہ بلا شک وشبہ قابلِ مذمت تھی حالانکہ وہ بے سایہ تصویر تھی۔ دیگر احادیث میں بھی سایہ دار وغیر سایہ دار کی تفریق کے بغیر ہر قسم کی تصویر کی مذمت وارد ہے۔

حافظ ابنِ حجر نے نووی رحمہ اللہ کے سابقہ کلام کو ذکر کرنے کے بعد کہا: سایہ دار وغیر سایہ دار دونوں کی عمومی حرمت کی دلیل علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ جس کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون مدینہ کی طرف جائے گا اور وہاں کے ہر بت کو توڑ دے گا اور ہر تصویر کو مٹا دے گا اور اسی حدیث میں ہے ''جو اس قسم کے پیشہ کو اختیار کرے، اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کلام کا انکار کیا''۔

مذکورہ بالا احادیث پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ ہر قسم کی تصویر حرام ہے۔ سایہ دار وغیر سایہ دار کی تفریق صحیح نہیں ہے۔ اس کی تفصیل گذر چکی۔

بسر کی حدیث میں ہے کہ ہم نے زید بن خالد کی عیادت کی۔ ان کے دروازے کے پردے پر تصویر تھی۔ اس سے اگر کوئی یہ کہے کہ زید بن سعید تصویر والے پردے کو لٹکانا جائز سمجھتے تھے، تو اس کا جواب عائشہ رضی اللہ عنہا کی احادیث اور اسی مفہوم کی دیگر احادیث میں ہے۔ جن میں تصویر والے پردوں کی حرمت اور ان کو پھاڑ دینے اور ان کی وجہ سے فرشتوں کے نہ داخل ہونے کا ذکر ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ سے حدیث ثابت ہو جائے تو اس کے مقابل کسی بھی شخص کے قول وفعل کو لانا جائز نہیں ہے۔ حدیث صحیح کی پیروی کرنا اور اس کو مضبوطی سے تھام لینا اور اس کے خلاف کا انکار کرنا ہر مومن پر واجب ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (الحشر: ۷)	اور رسول جو تم کو دیں پس اس کو قبول کرلو اور جس سے منع کریں، پس اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سخت سزا دینے والا ہے

اللہ تعالی نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

(النور: ٥٤)

آپ کہہ دیجئے اطاعت کرو اللہ کی، اور اطاعت کرو رسول کی۔ اگر وہ منہ پھیر لیں تو رسول پر اسی چیز کی ذمہ داری ہے جس کے وہ مکلّف ہیں اور تم اس چیز کے ذمہ دار ہو جس کا تمہیں مکلّف کیا گیا ہے۔ اگر تم ان کی اطاعت کرو تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کی ذمہ داری صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

(النور: ٦٣)

حکمِ رسول کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آ جائے۔

شاید زید رضی اللہ عنہ کو پردے کی تصویر کا علم نہ رہا ہو۔ یا ان تک تصویریں والے پردوں کی حرمت کی احادیث نہ پہنچی ہوں۔ اس لئے انہوں نے دھاری دار کپڑے کو جائز سمجھا ہو۔ وہ عدمِ علم کی وجہ سے معذور تھے لیکن جس کو تصویروں والے پردوں کی حرمت معلوم ہو، ایسے شخص کیلئے احادیثِ رسول کی مخالفت کسی طرح جائز نہیں ہے۔ انسان خواہشِ نفس یا کسی کی تقلید میں حدیثِ صحیح کی خلاف ورزی کرتا ہے تو پروردگار کی ناراضگی اور غضب کا شکار ہو جاتا ہے، اس کے دل میں کجی اور فتنہ کے واقع ہونے کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی خلاف ورزی سے ڈرایا ہے۔ فرمایا: حکمِ رسول کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان کو فتنہ نہ گھیرے یا وہ دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ ارشاد ہوا: **فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم** ۔ جب وہ ٹیڑھے ہو گئے تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔ فرمایا: **فاعقبھم نفاقاً فی قلوبھم**۔ ان کی مخالفتِ رسول کی وجہ سے ان کے دلوں میں اللہ نے نفاق پیدا کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہوا کہ جس تصویر کا سر اڑا دیا جائے تو اس کا گھر میں رکھنا جائز ہے۔ وہ درخت جیسی بے جان چیز کے حکم میں ہوگی۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ درخت جیسی بے جان چیزوں کی تصویریں رکھنا جائز ہے۔ اس بات کی تصدیق ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے۔ جس کو امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سر کے علاوہ جسم کے دیگر حصوں مثلاً نچلا حصہ وغیرہ کا اڑا دینا جواز کیلئے کافی نہیں ہے۔ اگر چہرہ باقی ہے تو ایسی تصویر کا اہتمام کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ایسی تصویروں سے رحمت کے فرشتے گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویروں کے مٹا دینے اور ہٹا دینے کا حکم دیا کہ ان کی وجہ سے فرشتے داخل نہیں ہوتے ہیں۔ صرف دو صورتیں مستثنیٰ ہیں یا تو تصویر کو پامال کیا جائے یا اس کا سر اڑا دیا جائے۔ ان دو تصویروں کے علاوہ کسی اور طریقہ سے تصویر کا رکھنا واہتمام کرنا جائز نہیں ہے۔ جو اس کے خلاف کہتا ہے، اس پر لازم ہے کہ کتاب اللہ یا سنتِ رسول اللہ سے دلیل پیش کرے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تصویر کا سر اڑا دینے سے بقیہ حصہ درخت کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سر اڑا دینے سے وہ جاندار نہ رہی اور جمادات کے مشابہ ہوگئی۔ اس کے برعکس اگر تصویر کا نچلا حصہ اڑا دیا جائے اور سر و چہرے کو باقی رکھا جائے تو وہ جمادات کے حکم میں نہ رہے گا کیونکہ چہرے میں ایسی خوبصورتی اور زندگی ہے جو جسم کے باقی حصوں میں نہیں ہے۔ قرآن و حدیث کا فہم رکھنے والا چہرہ کو جسم کے دوسرے حصوں پر قیاس نہیں کرسکتا ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے حق کے متلاشی پر واضح ہو جاتا ہے کہ چہرہ گردن و سر وغیرہ حرمت و ممانعت میں داخل ہیں کیونکہ سابقہ احادیث میں ان کا ذکر ہے۔ اللہ و رسول کی اجازت کے بغیر کسی شخص کیلئے خود سے کسی چیز کو حرمت وحلت سے مستثنیٰ کرنا جائز نہیں ہے۔

تصویر کے حکم میں مجسمے اور کپڑے نیز کاغذ وغیرہ میں نقش و نگار کی ہوئی تصویریں یکساں داخل ہیں۔ ان میں کوئی تفریق نہیں کی جائے گی۔ آدمی و دیگر جانداروں کی تصویریں یکساں حرام ہیں۔ اور بادشاہوں وعلماء کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصاویر کیلئے کوئی استثناء نہیں ہے۔ بلکہ بادشاہوں وعلماء اوران جیسے محترم حضرات کی تصاویر شدید حرام ہے۔ ان حضرات کی تصاویر میں فتنہ سخت ہے۔ دیوان خانوں ودفاتر میں بزرگوں وبڑوں کی تصاویر لٹکانا اوران کی تعظیم و اہتمام شرک کا بڑا ذریعہ ہے۔ اوران کی پرستش کا اہم سبب ہے۔ نوح علیہ السلام کی قوم کے ساتھ یہی ہوا تھا۔ خطاب رحمہ اللہ کا تفصیلی کلام گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے۔

عہدِ جاہلیت میں تصویریں بہت تھیں۔ ان کی تعظیم وعبادت ہوتی تھی۔ اس لئے اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ آپ نے بتوں کو توڑا۔ تصویروں کو مٹادیا۔ اور اللہ نے آپؐ کے ذریعہ شرک اوراس کے وسائل وذرائع کا خاتمہ کر دیا۔ جس شخص نے تصویر کشی کی یا اس کو لٹکایا یا ان کی تعظیم کی۔ اس نے اعمال میں کفار کی مشابہت اختیار کر لی اورلوگوں کیلئے شرک کے دروازے اوراس کے ذرائع کو کھول دیا۔ جس شخص نے تصویر کشی کا حکم دیا یا اس کو پسند کیا تو اس میں اور تصویر کشی کرنے والے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ دونوں حرام کے مرتکب اور سزا کے مستحق ہیں۔ کتاب اللہ وسنتِ رسول اوراہلِ علم کے کلام سے ثابت ہے جس طرح گناہ کا ارتکاب جرم ہے، اسی طرح اس کا حکم دینا یا اس سے راضی رہنا بھی حرام ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا (النساء: ١٤٠)

اللہ نے کتاب میں حکم نازل کردیا کہ جہاں تم اللہ کی آیات کا انکار یا ان کا مذاق اڑاتے ہوئے دیکھو تم ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھنا جب تک کہ وہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں ورنہ تم بھی انھیں کی طرح شمار ہوگے۔ یقیناً اللہ کافروں اور منافقوں کو جہنم میں ایک جگہ جمع کرنے والا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص برائی کو دیکھے اوراس کے مرتکبین سے بے تعلق نہ ہو جائے تو وہ انھیں کے حکم میں ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائی کی انکار نہ کرنے والے اور باوجود قدرت کے اس سے دور نہ ہونے والے کا حکم و سزا برائی کے مرتکب کی طرح ہے تو برائی کا حکم دینے والا اور اس کو پسند کرنے والا، خاموش رہنے والے سے بڑا مجرم ہے۔ اور اس کی بری حالت ہوگی اور مرتکب ہی کی طرح اس کی سزا ہوگی۔ اس مفہوم کے دلائل بہت ہیں۔ ان کے مقامات پر ڈھونڈنے سے مل جائیں گے۔

احادیث کی تشریح اور اہلِ علم کے اقوال کو ہم نے بیان کر دیا ہے۔ حق کے طالب پر یہ بات واضح ہوگئی کہ آج کل رسائل، میگزین اور اخبارات میں جانداروں کی بکثرت تصاویر کا استعمال واضح غلطی اور شریعت کی کھلی نافرمانی ہے۔ جو شخص اپنے لئے بھلائی چاہتا ہے اس پر ضروری ہے کہ ایسی چیزوں سے دور رہے اور اپنے بھائیوں کو بچائے اور گذشتہ غلطی پر خالص توبہ کرے۔

حضرت عائشہ وابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی احادیث میں گذر چکا ہے کہ تصاویر کو رکھنا جائز نہیں ہے الا اینکہ ان کے سر کو اڑا دیا جائے یا ان کو روندا جائے۔ البتہ تصویروں والے کھلونے جو مختلف جانداروں کی شکل کے ہوتے ہیں، ایسے کھلونوں کا لڑکیوں کیلئے استعمال کرنے کے جواز وعدم جواز میں علماء کا اختلاف ہے۔

بخاری ومسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں: میں نے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی۔ میری سہیلیاں میرے ساتھ کھیل میں ہوتی تھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے وہ آپ کی آمد سے گھبرا جاتی تھیں۔ آپ ان کو چپکے سے یکے بعد دیگرے میرے پاس بھیجتے تاکہ وہ میرے ساتھ کھیلیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں فرماتے ہیں: اس حدیث سے لڑکیوں کے کھیل کیلئے لڑکیوں کی شکل کی گڑیاں کھلونوں کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے۔ تصویر کی عام حرمت وممانعت کے حکم سے اس طرح کے کھلونے مستثنیٰ کر دیئے گئے ہیں۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے یہی بیان کیا ہے اور اسی کو جمہور علماء کا مسلک قرار دیا ہے۔ اہلِ علم نے لڑکیوں کیلئے شکل وصورت والے کھلونوں کی خرید کو جائز قرار دیا ہے تاکہ وہ بچپن ہی سے گھر اور اولاد کے معاملات میں تربیت حاصل کر لیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابنِ حجر نے مزید کہا: بعض علماء نے گڑیوں کی حدیث کو منسوخ کہا ہے۔ ابنِ بطال کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ ابنِ ابی زید نے امام مالک کے متعلق روایت کیا ہے کہ انہوں نے لڑکیوں کیلئے شکل وصورت والے کھلونے خریدنے کو ناپسند کیا ہے۔ اس لئے داؤدی کھلونوں کی حدیث کو منسوخ سمجھتے تھے۔

محدث ابن حبان نے عنوان باندھا ہے: ''چھوٹی لڑکیوں کیلئے کھلونوں سے کھیلنے کے جواز کا بیان''۔ محدث نسائی نے عنوان باندھا ہے: ''شوہر کا بیوی کو لڑکیوں کے ساتھ کھیلنے کی اجازت دینا''۔ محدث نسائی نے کمسن کی شرط نہیں لگائی ہے۔ اس لئے ان کا عنوان محلِ نظر ہے۔ امام بیہقی نے احادیث کی تخریج کے بعد فرمایا: تصویر کی حرمت وممانعت ثابت ہے۔ اس لئے حضرت عائشہ کیلئے گڑیوں کی اجازت حرمت سے پہلے کی ہوگی۔ ابن جوزی نے بھی اسی کو صحیح قرار دیا۔ ابن حجر کہتے ہیں کہ ابوداؤد ونسائی نے دوسری سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک یا خیبر سے تشریف لائے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے لٹکائے ہوئے پردہ کو غصہ سے پھاڑ دیا۔ وہ روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گڑیوں پر سے پردہ ہٹایا تو کہا: ''اے عائشہ! یہ کیا ہے'' میں نے کہا: ''میری بیٹیاں ہیں''۔ آپ نے ان میں ایک گھوڑے کو دیکھا جس کے دو بازو تھے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''یہ دو بازو والا گھوڑا ہے۔ کیا آپ نے نہیں سُنا کہ سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے بازو والے تھے''۔ آپؐ ہنسے۔ ابن حجر کہتے ہیں کہ خطابیؒ نے کہا: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ لڑکیوں کی گڑیا کا حکم ان تصاویر کی طرح نہیں ہے جن کے اہتمام کرنے پر سزا کی دھمکی ہے۔ آپؐ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو گڑیا رکھنے کی اجازت دی۔ کیونکہ وہ اس وقت نابالغ تھیں۔

ابنِ حجر کہتے ہیں: مجھے اس بات میں شبہ ہے لیکن اس کے درست ہونے کا امکان بھی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا غزوہ خیبر میں چودہ برس کی تھیں یا اس سے زیادہ کی تھیں یا چودہ کے قریب پہنچ چکی تھیں۔ غزوہ تبوک میں تو یقیناً چودہ برس سے زیادہ کی تھیں۔ اس لئے خیبر والی روایت راجح ہے۔ خطاب کی تشریح اس صورت میں سمجھ میں آتی ہے۔ تضاد وتعارض کے بجائے یہ زیادہ مناسب ہے۔ (ابنِ حجر کا کلام ختم ہوا)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ کی پیش کردہ تفصیل کی روشنی میں تصویروں والے کھلونوں کا ترک کر دینا ہی احتیاط کا تقاضہ ہے کیونکہ ان کے حلال ہونے میں شک ہے۔ ہوسکتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو تصویر والے کھلونوں کی اجازت تصویروں کو مٹانے کے حکم سے پہلے دیا ہو۔ اور یہ اجازت ان احادیث کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی جن میں تصویروں کے مٹانے اور ان کے ملیامیٹ کر دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ سوائے ان تصویروں کے جن کے سر کاٹ دیئے گئے ہوں یا ان کو روندا جاتا ہو۔ بیہقی و ابن جوزی کا یہی مسلک ہے اور ابنِ بطال کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ اور یہ بات ممکن ہے کہ تصویر والی گڑیا و کھلونے تصویر کے عام حرمت سے مستثنٰی ہے۔ تا کہ لڑکیوں کو مشق ہو۔ گڑیا سے کھیلنا، ان کو روندنا اور حقیر سمجھنا ہے۔ یہی جمہور کا مسلک ہے۔ بہرحال اختلاف رائے ہے اور گڑیا کی حلت میں شک موجود ہے۔ اس لئے ان کا ترک کرنا ہی احتیاط ہے۔ بے تصویر کھلونوں کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت تصویر والے کھلونوں سے بچنے کا ذریعہ ہے اور یہی فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا: دع ما یریبک الی ما لا یریبک مشتبہ چیز کو چھوڑ کر غیر مشتبہ چیز کو اختیار کرو۔ بخاری و مسلم میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے علاوہ کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن کے حکم سے اکثر لوگ ناواقف ہیں۔ جس نے مشتبہ امور سے پرہیز کیا، اس نے اپنے دین و عزت کو بچا لیا۔ جو مشتبہ چیز کا ارتکاب کیا، وہ حرام میں واقع ہو گیا۔ اس کی مثال اس چرواہے جیسی ہے جو ممنوعہ چراگاہ کے اطراف بکریوں کو چراتا ہے۔ ممکن ہے کہ اس کی بکریاں ممنوعہ علاقہ میں داخل ہو جائیں اور وہ سزا کا شکار ہو جائے گا۔

اللہ بہتر جانتا ہے۔ درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد ﷺ اور آپ ؐ کے گھر والوں پر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ بحث از مترجم

۱۔ جاندار کی تصویر کشی خواہ ہاتھ سے ہو یا مشین سے حرام ہے۔

۲۔ جاندار کی تصویر کو دیوار پر لٹکانا یا اہتمام سے رکھنا حرام ہے۔

۳۔ صرف چہرہ کی تصویر بھی حرام ہے۔

۴۔ تصویروں والے کپڑے یا کاغذ جن کو روندا جاتا ہے ان میں حرج نہیں ہے۔

۵۔ لڑکیوں کیلئے شکل وصورت والے کھلونوں کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے۔

۶۔ شکل والے کھلونے ومجسمے جن کو زینب وسجاوٹ کیلئے استعمال کیا جاتا ہے حرام ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

العقیدة

تالیف: صالح بن سعد السحیمی

ترجمانی : صفی احمد مدنی

مدینہ یونیورسٹی کے فاضل لکچرر

شیخ صالح بن سعد السحیمی

نے عقیدہ کے اہم مضامین کو مختصر اور انتہائی جامع انداز میں لکھا ہے۔ اس کتاب میں توحید وشرک وعبادت ووسیلہ وزیارت قبور جیسے موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ طلبہ علم اور دین سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے مفید کتاب ہے۔

ناشر

مکتبہ سلفیہ، حیدرآباد